87898 ـ مستقل طور پر نكاح مسجد ميں كرنا اور نكاح كى ابتدا قرآن كى تلاوت اور وعظ و نصيحت سے كرنا

سوال

مندرجہ ذيل طريقہ سے مسجد ميں نكاح كرنے كا حكم كيا ہے:
نكاح سے قبل تلاوت كى جائے اور پھر ايك شخص وعظ و نصيحت كرے، كيا ايسا كرنا صحيح ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

جمہور فقہاء كرام نے مسجد ميں نكاح كرنے كو مستحب قرار ديا ہے، اور اس كى دليل ميں ايك حديث پيش كى ہے ليكن يہ ضعيف ہے:

" اس نكاح كا اعلان كرو، اور اسے مسجد ميں كيا كرو اور نكاح ميں دف بجايا كرو "

سنن ترمذى حديث نمبر (1089) علامہ البانى رحمہ اللہ نے ضعيف ترمذى ميں اسے ضعيف قرار ديا ہے، ليكن اعلان نكاح كرنا چاہيے.

مجمع الانہر ميں درج ہے:

" عقد نكاح مسجد ميں كرنا مستحب ہے، اور جمعہ كے روز نكاح كرنے اور اس روز رخصتى ميں اختلاف ہے، ليكن اختيار يہى ہے كہ مكروہ اس وقت ہوگا جب اس ميں كوئى دينى فساد اور خرابى پائى جائے " انتہى

ديكھيں: مجمع الانہر (1 / 317).

اور خرشى نے شرح خليل ميں لكھا ہے:

" يعنى عقد نكاح مجرد ايجاب و قبول جائز ہے، بلكہ مستحب ہے " انتہى

ديكھيں: شرح خليل (7 / 71).

اور نهاية المحتاج میں درج ہے:

" شوال میں نکاح اور رخصتی کرنا، اور نکاح مسجد میں کرنا مسنون ہے، اور عقد نکاح لوگوں کی ایک جماعت اور صبح کے وقت ہونا چاہیے " انتہی

دیکھیں: نهاية المحتاج (6 / 185).

اور كشاف القناع میں درج ہے:

" اس میں عقد نکاح مباح ہے، بلکہ جیسا کہ بعض اصحاب نے بیان کیا ہے مستحب ہے " انتہی

دیکھیں: كشاف القناع (2 / 368).

دوم:

مسجد میں عقد نکاح کے لیے شرط ہے کہ ایسا کرنے سے مسجد کی حرمت کی پامالی نہ ہو، اور وہاں کوئی برا اور غلط کام بھی نہ کیا جائے، مثلا دف بجانا، اور اسی طرح وہاں اشعار اور غزل بھی نہ پڑھیں جائیں، بلکہ صرف عقد نکاح ہی پر اکتفا کیا جائے.

اور اگر قرآن مجید کی تلاوت ہو یا پھر کوئی شخص وعظ و نصیحت کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس پر ہمیشگی نہیں کرنی چاہیے؛ کیونکہ نکاح وغیرہ کی تقریب میں قرآن مجید پڑھنے کی کوئی دلیل نہیں ملتی، بلکہ بعض اہل علم نے تو اسے بدعت میں شمار کیا ہے.

شیخ عبد الرزاق عفیفی رحمہ اللہ سے شادی وغیرہ کی دوسری تقریبات میں بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنے کا حکم دریافت کیا گیا کہ آیا یہ بدعات شمار ہوتی ہے ؟

شیخ کا جواب تھا:

" یہ بدعات میں شامل ہے کہ اجلاس کو رسما تلاوت قرآن مجید سے شروع کیا جائے، کیونکہ اس کی کوئی نص اور دلیل نہیں ملتی، لہذا اسے عادت نہیں بنانا چاہیے، لیکن بعض اوقات ایسا کرنا جائز ہے، جب کبار علماء کمیٹی کے اجلاس کی کاروائی قرآن مجید کی تلاوت سے شروع کی گئی تو میں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے عرض کیا تھا:

یہ بدعت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ثابت نہیں ہے، حالانکہ آپ بہت زیادہ اجلاس کرتے اور مجلسیں بہت زیادہ ہوتی تھیں، اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو امام ہیں جن کی اقتداء کی جاتی ہے.

لیکن اگر نصیحت آیات قرآنی پر مشتمل ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں " انتہی

ماخوذ از: فتاوی و رسائل الشیخ عبد الرزاق عفیفی (621).

واللہ اعلم.